مقالات

مولانا عبد الرحمٰن عزیز
الٰہ آبادی

قسط (۲) آخری

مقامِ صدیقؓ پر شیعہ سنی اتحاد

وفاتِ رسولؐ :

وفاتِ نبویؐ کی خبر سن کر صحابہ کرامؓ کو سخت صدمہ پہنچا حتٰی کہ حضرت عمرؓ ہاتھ میں تلوار لیے فرما رہے تھے :

" مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " (بخاری)

" خدا کی قسم رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر موت وارد نہیں ہوئی "

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یہ سنتے ہی تشریف لائے ، چہرۂ انور سے چادر ہٹا کر بوسہ دیا اور فرمایا، " اے اللہ کے رسولؐ ، اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں نازل نہیں کرے گا" ، پھر وفات کا اعلان ان الفاظ میں کیا :

" اَلَا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ وَقَالَ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ "

وَقَالَ " وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ط اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ ط وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا - الاٰيۃ ! " تو صحابہ کرامؓ کو وفات کا یقین ہوا - (بخاری)

" خبردار ہو جاؤ ، جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پوجا کرتا تھا، تو بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا ہے - اور جو اللہ کریم کی پرستش کرتا رہا

تو اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا۔ پھر یہ آیت پڑھی:
(ترجمہ) "اے پیغمبرؐ، کچھ شک نہیں آپ کو بھی وفات پانا ہے اور یقیناً ان منکروں کو بھی مرنا ہے۔"

پھر یہ آیت تلاوت فرمائی:
(ترجمہ) "اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم صرف ایک رسول ہیں۔ بلاشبہ ان سے پہلے اور رسول بھی گزر چکے ہیں۔ پھر اگر وہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) وفات پا جائیں یا شہید کر دیے جائیں تو کیا تم اپنی ایڑیوں کے بل لوٹ جاؤ گے؟ اور جو شخص اپنی ایڑیوں کے بل الٹا پھر جائے گا وہ ہرگز خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔"

خلافتِ صدیقؓ:

وفاتِ رسولؐ کے بعد مسئلہ خلافت نے اضطراب و ہیجان کا تموج پیدا کر دیا۔ ثقیفہ بنی ساعدہ میں انصار نے جمع ہو کر مسئلہ خلافت طے کرنا چاہا، حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہم اضطرابی حالت میں وہاں پہنچے۔ انصار کا خیال تھا کہ خلیفہ ہم سے ہو گا، کسی نے کہا مہاجرین سے ہو گا، کسی نے کہا ایک جانشین انصاری اور ایک مہاجر ہو۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے سنا، آپؐ فرماتے تھے کہ:

"اَلْاَئِمَّۃُ مِنْ قُرَیْشٍ" (بخاری)

کہ "خلیفہ قریش میں سے ہو گا!"

اس فرمانِ رسولؐ نے صحابۂ کرام کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت پر رضامند کر دیا۔ چنانچہ حاضرین نے اسی وقت بیعت کی اور پھر بیعتِ عامہ ہوئی ان بیعت کنندگان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی شامل ہوئے ہیں۔ چنانچہ احتجاج طبرسی میں مرقوم ہے:

"ثُمَّ تَنَاوَلَ یَدَ اَبِیْ بَکْرٍ فَبَایَعَہٗ!" (ص ۵۲)

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور بیعت کی۔"

اسی کتاب کے ص ۵۶ پر ہے:

"قَالَ اُسَامَةُ لَهُ هَلْ بَايَعْتَهُ فَقَالَ نَعَمْ يَا اُسَامَةُ!"

حضرت اسامہؓ نے حضرت علیؓ سے دریافت کیا کہ "آپ حضرت صدیقِ اکبرؓ کے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں؟" تو حضرت علیؓ نے جواباً فرمایا کہ "ہاں میں بیعتِ خلافت کر چکا ہوں۔"

علاوہ ازیں روضہ کافی ص ۱۱۵ و ص ۱۳۹ میں حضرت علیؓ کا بیعت کو قبول کرنا ثابت ہے۔ نیز شیعہ کتب میں یہ بھی مرقوم ہے کہ ایک دن نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے اپنی زوجہ محترمہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو مغموم دیکھا تو فرمایا کہ:

"خوش ہو جاؤ ــــ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ يَلِي الْخِلَافَةَ بَعْدِيْ ثُمَّ بَعْدَهُ اَبُوْكِ فَقَالَتْ مَنْ اَنْبَاكَ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ۔"

ضرور بضرور میرے بعد خلافت کا والی ابوبکرؓ ہوگا اور اس کے بعد تیرا باپ عمرؓ" تو حضرت حفصہؓ نے دریافت کیا "آپ کو کیسے معلوم ہوا؟" حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ "مجھے اللہ علیم خبیر نے خبر دی ہے!"

(تفصیل تفسیر قمی ص ۳۵۴، تفسیر مجمع البیان ص ۳۱۴ ج ۵، تفسیر صافی ص ۲۳ ج ۵ پر ملاحظہ فرمائیں)

خلافتِ صدیقیؓ اور حضرت علیؓ کا اعتراف:

حضرت علیؓ کے دورِ خلافت کے خطبات و بیانات بھی اس بات پر شاہد ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی شان تمام صحابہؓ سے افضل تھی۔ اور حضرت علیؓ نے بطیبِ خاطر ان کی خلافت کو تسلیم کیا:

۱۔ "(حضرت علیؓ نے حضرت امیر معاویہؓ کو ایک خط لکھا کہ) بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو مسلمانوں کے لیے مددگارِ اسلام پسند فرمایا اور اس کو قوت و طاقت بخشی۔ بلحاظ فضائل اور قدر و منزلت حضرت ابوبکر صدیقؓ، تمام صحابہؓ سے افضل اور بہترین بزرگ تھے۔ خلیفہ رسولؐ دائرہ اسلام میں سب سے افضل، اللہ اور رسولؐ کے لیے سب سے زیادہ مخلص اور خیر خواہ تھے۔ اور خلیفہ رسولؐ کے خلیفہ حضرت عمر فاروقؓ بھی اسی طرح تھے، جیسا کہ تو نے سمجھا، میری زندگی اس بات

کی شاہد ہے کہ ان دونوں حضرات کا مرتبہ اسلام میں بڑا عظیم الشان تھا۔ بلا شبہ ان کی موت سے اسلام کو سخت صدمہ اور زخم پہنچا۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں پر رحم کرتا رہے اور ان کو احسن و بہتر اعمال کی جزا دے۔" (نہج البلاغہ۔ مطبوعہ مصر تحتی خورد ص ۸ شرح نہج البلاغہ مصنف شیعہ مجتہد ابن ہیثم بحرانی جزء ۳۱ ص ۴۸۶)

تسکینِ قلب کے لیے اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں:

عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَّہٗ کَتَبَ اِلٰی مُعَاوِیَۃَ اَنَّ اللّٰہَ اجْتَبٰی مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَعْوَانًا اَیَّدَھُمْ بِہٖ وَکَانُوْا فِیْ مَنَازِلِھِمْ عِنْدَہٗ عَلٰی قَدْرِ فَضَائِلِھِمْ فِی الْاِسْلَامِ دُوْنَ اَفْضَلِھِمْ کَانَ اَفْضَلُھُمْ فِی الْاِسْلَامِ کَمَا زَعَمْتَ وَاَنْصَحُھُمْ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ اَلْخَلِیْفَۃُ الصِّدِّیْقُ ثُمَّ خَلِیْفَۃُ الْخَلِیْفَۃِ اَلْفَارُوْقُ وَلَعَمْرِیْ اَنَّ مَکَانَھُمَا فِی الْاِسْلَامِ لَعَظِیْمٌ وَاَنَّ الْمُصَابَ بِھِمَا فِی الْاِسْلَامِ لَجُرْحٌ شَدِیْدٌ یَرْحَمُھُمَا اللّٰہُ وَجَزَاھُمَا بِاَحْسَنِ مَا عَمِلَا۔"

۲۔ اسی طرح شرح نہج البلاغہ مصنف سلطان محمود الطیالسی اصفہانی میں ہے:

وَغَضِبَ عَلِیٌّ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ بَیْعَۃِ اَبِیْ بَکْرٍ وَقَالَ مَا غَضِبَ اِلَّا فِی الْمَشْوَرَۃِ وَاِنَّا لَنَرٰی اَبَا بَکْرٍ اَحَقَّ النَّاسِ بِھَا اِنَّہٗ لَصَاحِبُ الْغَارِ وَاِنَّا لَنَعْرِفُ لَہٗ سِنَّہٗ، وَلَقَدْ اَمَرَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالصَّلٰوۃِ فِی النَّاسِ وَھُوَ حَیٌّ۔ الخ!" (شرح نہج البلاغہ جلد اول)

"حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیعت کے انعقاد پر ناراضگی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ مجھے مجلس شوریٰ کی دعوت نہ دی گئی، ورنہ ہم تو ابوبکرؓ کو سب لوگوں سے زیادہ مستحق خلافت دیکھتے ہیں، کیونکہ ابوبکر صدیقؓ ایک تو یارِ غار ہیں۔ دوم عمر میں بڑے ہیں۔ سوئم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیاتِ طیبہ میں ہی ان کو امامت کے لیے مقرر فرمایا!"

۳۔ اسی نہج البلاغۃ میں ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا:

"خداوند کریم، ابوبکرؓ پر رحم فرمائے جس نے کجی کو سیدھا کیا۔ جس نے امراضِ نفسانیہ کی دوا کی، جس نے پیغمبرؐ کی سنت کو قائم کیا اور فتنہ کو دور کیا، جو اس دنیا سے پاکدامن اور کم عیب گیا، اور خلافت کے امور کو خوبی سے چلایا اور اس امت کے فساد سے پہلے کوچ کر گیا، اور خدا کی اطاعت کو بھی اچھی طرح ادا کیا، اور حق کے موافق پرہیز گاری کو پورا کیا۔" الخ (نہج البلاغۃ ص ۵۶۱)

۴۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ:

"حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وہ شخص ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام اور نبی علیہ السلام کی زبان پر "صدیقؓ" کا نام دیا ہے، نماز کی امامت میں نبی علیہ السلام کے خلیفہ تھے، آنجنابؐ نے آپؓ کو ہمارے دین کے لیے پسند فرمایا، ہم نے ان کو اپنی دنیا کے لیے پسند کیا اور بیعت کی اور خلیفۂ رسولؐ تسلیم کیا۔" (الاستیعاب لابن عبد البر۔ بحوالہ رسالہ "فضائلِ صدیقؓ" مصنف امام ابوطالب محمدؒ ابن العشاری المتوفی ۴۵۱ھ ص ۱۵، ترجمہ مولانا عبد التواب صاحب ملتانی رحمۃ اللہ علیہ)

۵۔ امام محمد باقرؒ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے آپ کو خطبہ میں کہتے ہوئے سنا ہے:

"اے اللہ نیک کر ہم کو اس چیز کے ساتھ کہ نیک بنایا تو نے خلفاء راشدین مہدیین کو۔ سو وہ کون ہیں؟" حضرت علیؓ نے فرمایا "وہ میرے دو دوست ہیں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ۔ دونوں ہدایت کے امام، اسلام کے بزرگ، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب کے مقتدا، جس نے ان کی اطاعت کی شر سے بچ رہا اور جو شخص ان کے قدم بقدم چلا وہ سیدھی راہ پر چلا۔"

(فضائلِ صدیق رضی اللہ عنہ ص ۷)

۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ:

"میں حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان (رضی اللہ عنہم) کی بطیبِ خاطر بیعت کر کے ان کی مدد کرتا رہا۔" (ایضاً ص ۹)

۷۔ حضرت علیؓ کا قولِ مبارک ہے کہ:

"میں اس شخص سے بیزار ہوں جو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ سے بغض رکھے، جو مجھ سے محبت رکھتا ہے وہ ان (حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما) سے بھی محبت رکھے۔" (فضائلِ صدیقؓ ص ۱۵)

۸۔ اسی رسالہ کے صفحہ ۱۸ پر ہے کہ:

"حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حلفاً فرمایا، "قسم ہے اس رب کی جس نے دانہ کو پھاڑ ڈالا اور پیدا کی جان! تحقیق حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ جنت میں پھل کھائیں گے اور اس کے بچھونوں پر مجھ سے پہلے آرام کریں گے۔" (فضائلِ صدیقؓ ص ۱۸)

۹۔ قاضی نور اللہ شوستری، اپنی مایہ ناز کتاب میں رقمطراز ہیں کہ:

"حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ درمیانِ اصحاب مے گفتند مَا سَبَقَكُمْ اَبُوْبَكْرٍ بِصَوْمٍ وَّلَا صَلٰوةٍ وَّلٰكِنْ بِشَيْءٍ وَقَرَ فِيْ قَلْبِهٖ۔" (مجالس المومنین ص ۸۸)

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ صحابہؓ کی جماعت میں فرمایا کرتے تھے کہ حضرت ابوبکرؓ کی سبقت و فضیلت نماز روزہ سے نہیں بلکہ یہ ان کے دل کی عقیدت مندی اور اخلاص کا ثمرہ ہے!"

۱۰۔ ایک دفعہ مکہ معظمہ میں مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑ لیا اور آپؐ کو گھسیٹنے لگے اور کہنے لگے کہ تو ہی ہے جو ایک خدا بتاتا ہے۔ واللہ کسی کو کفار کے مقابلہ میں آنے کی جرأت نہ ہوئی۔ مگر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور وہ کفار کو مار مار کر ہٹاتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے، "ہائے افسوس! اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ۔" "تم ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔" یہ فرما کر حضرت علی رضی اللہ عنہ رو پڑے اور

کہنے لگے، "بھلا یہ تو بتاؤ کہ مومن آلِ فرعون اچھے ہیں یا ابوبکرؓ؟" جب لوگوں نے جواب نہ دیا تو فرمایا، "جواب کیوں نہیں دیتے؟ واللہ، ابوبکرؓ کی ایک ساعت ان کی ہزار ساعت سے بہتر ہے۔ وہ تو ایمان کو چھپاتے تھے اور ابوبکرؓ نے اپنے ایمان کو ظاہر کیا!" (تاریخ ا... مؤلف اکبر شاہ خاں نجیب آبادی ص ۲۶۴ جلد اول) تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ!

حضرت ابوبکرؓ ائمہؒ کی نظر میں:

۱۔ "قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ الْبَاقِرُ لَسْتُ بِمُنْكِرٍ فَضْلَ اَبِيْ بَكْرٍ وَلَسْتُ بِمُنْكِرٍ فَضْلَ عُمَرَ وَلٰكِنَّ اَبَا بَكْرٍ اَفْضَلُ مِنْ عُمَرَ۔" (احتجاج طبرسی ص ۲۰۴)

"امام ابوجعفر صادق محمد باقرؒ کا بیان ہے کہ "میں ابوبکرؓ کی فضیلت کا منکر نہیں اور نہ ہی عمرؓ کی فضیلت کا منکر ہوں۔ ہاں لیکن ابوبکرؓ، عمرؓ سے افضل ہیں۔"

۲۔ "سَأَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُخَالِفِيْنَ عَنِ الْاِمَامِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَا تَقُوْلُ فِيْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ هُمَا اِمَامَانِ عَادِلَانِ قَاسِطَانِ كَانَا عَلَى الْحَقِّ وَمَاتَا عَلَيْهِ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔" (احقاق الحق ص ۱۰ مطبوعہ ۱۲۰۲ھ)

"مخالف گروہ کے ایک شخص نے امام جعفر صادقؒ سے خلافتِ صدیقؓ و عمرؓ کے متعلق سوال کیا تو آپؒ نے فرمایا "وہ دونوں امام عادل تھے، منصف تھے، حق پر تھے اور حق پر انہوں نے وفات پائی ان دونوں پر قیامت تک اللہ کی رحمت نازل ہو (رضی اللہ عنہما)!"

۳۔ حضرت عروہ بن عبداللہ کی روایت "حلیۃ السیوف" کے بارہ میں "لقبِ صدیقؓ" کے باب میں گزر چکی ہے۔

۴۔ حضرت امام جعفر صادقؒ نے فرمایا:

"اَبُوْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقُ جَدِّيْ هَلْ يَسُبُّ اَحَدٌ اٰبَاءَهٗ لَا قَدَّمَنِيَ اللّٰهُ اِنْ لَّا اُقَدِّمَهٗ۔" (احقاق الحق ص ۷)

"حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے پڑنانا ہیں۔ کیا کوئی شخص اپنے آباؤ اجداد کو سب وشتم کرنا پسند کرتا ہے؟ اگر میں صدیق اکبرؓ کی شان میں گستاخی

کروں تو خدا مجھے کوئی شان اور عزت نہ دے۔" (احقاق الحق ص۷)

۵۔ اسی کتاب احقاق الحق میں ہے کہ:

"وَلَدَنِي الصِّدِّيقُ مَرَّتَيْنِ:"

"امام جعفر صادق نے فرمایا کہ" میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اولاد میں دو طرح داخل ہوں۔" (ص ۷)

مزید تفصیل کے لیے جلاء العیون ص ۲۴۸، کشف الغمہ ص ۲۱۵، ۲۲۲، احتجاج طبرسی ص ۲۰۵ ملاحظہ فرمائیں!

۶۔ صافی شرح اصول کافی ص ۲۱۴ پر امام جعفر صادق کا سلسلہ نسب اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ:

"و مادرش ام فروہ اسماء دختر قاسم بن محمد بن ابی بکر بود و مادر ام فروہ اسماء دختر عبدالرحمٰن بن ابی بکر بود۔"

"حضرت امام جعفر رح کی والدہ ام فروہ حضرت ابو بکر صدیق رض کی پڑپوتی (پوتے کی بیٹی) تھیں اور امام جعفر صادق کی نانی حضرت اسماء تھیں جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پوتی تھیں"

حضرت ابو بکر صدیق رض	حضرت علی مرتضیٰ رض	حضرت ابو بکر صدیق رض
حضرت عبدالرحمٰن رض	حضرت حسین رض	حضرت محمد بن ابی بکر رض
حضرت اسماء زوجہ قاسم	زین العابدین رح	حضرت قاسم رح
ام فروہ ↓	امام محمد باقر رح	ام فروہ ↑
والدہ ←	امام جعفر صادق رح	→ والدہ

سوال دربارہ فدک و جواب:

باقی رہا یہ سوال کہ اگر حضرت ابو بکر صدیق اتنی شان اور افضلیت کے مالک تھے، تو سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو فدک سے محروم کیوں رکھا؟ تو یہ سوال بالکل بے بنیاد ہے کیونکہ خلیفہ اول بلا فصل سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کتاب و سنت کے مطابق عمل کیا۔ جیسا کہ صحیح بخاری مطبوعہ نظامی کانپور کے ص ۵۰۵/۲، ص ۵۰۶/۲ پر زمانہ نبوت کا عمل درآمد بیان کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں بلاذری نے فتوح البلدان ص ۳۷ پر اشارہ کیا ہے۔ نیز عون المعبود شرح ابی داود ص ۱۰۴/۳، ص ۱۰۵/۳ پر بھی تذکرہ ہے اور امام نووی رح نے شرح مسلم میں زیرِ حدیث مالک بن اوس

(ص۹) پر ذکر کیا ہے کہ قاضی عیاض نے کہا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حضرت فاطمہؓ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نزاع کے ترک کر دینے اور حدیث کے اجماع کو تسلیم کرنے کا ثبوت موجود ہے۔ جس وقت حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو یہ حدیث پہنچی تو حضرت فاطمہؓ نے اپنی رائے چھوڑ دی۔ لعدازیں آپؐ کی اولاد سے کسی نے بھی میراث کا مطالبہ نہیں

"ثُمَّ وُلِّیَ عَلِیٌّ الْخِلَافَةَ فَلَمْ یَعْدِلْ بِهَا عَمَّا فَعَلَہٗ اَبُوْبَکْرٍ وَّ عُمَرُ۔"

"پھر حضرت علیؓ مسند خلافت پر جلوہ گر ہوئے تو انہوں نے بھی حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے خلاف عمل نہیں کیا۔"

مگر افسوس کہ شیعہ کی کتاب کافی کلینی ص۳۵۵ ج۱ پر صاحب کتاب نے ایک روایت نقل کی ہے جو افراط و تفریط سے پُر ہے اور اس کی حقیقت محض افسانہ گوئی ہے۔ اس کے برعکس شیعہ کی معتبر کتاب شرح نہج البلاغۃ لعلامہ ابن ہیثم بحرانی ص۵۴۳ جزء ۳۵ "مِنْ کِتَابِہٖ اِلٰی عُثْمَانَ بْنِ حُنَیْفٍ" اور دُرِّ نجفیہ شرح نہج البلاغۃ مطبوعہ طہران ص۳۳۲ پر مرقوم ہے:

"کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْخُذُ مِنْ فَدَکَ قُوْتَکُمْ وَیَقْسِمُ الْبَاقِیْ وَیَحْمِلُ مِنْہُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ... اَنْ اَصْنَعَ بِهَا کَمَا کَانَ یَصْنَعُ فَرَضِیَتْ وَاَخَذَتِ الْعَهْدَ عَلَیْہِ بِہٖ وَکَانَ یَاْخُذُ غَلَّتَهَا فَیَدْفَعُ اِلَیْهِمْ مِنْهَا مَا یَکْفِیْهِمْ ثُمَّ فَعَلَتِ الْخُلَفَاءُ بَعْدَہٗ کَذٰلِکَ اِلٰی اَنْ وُلِّیَ مُعَاوِیَةُ۔"

"حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمۃ الزہراؓ سے فرمایا کہ حضور علیہ السلام فدک کی پیداوار سے تمہارا خرچ لے لیا کرتے تھے۔ اور باقی ماندہ کو تقسیم فرماتے اور فی سبیل اللہ جہاد میں سواریاں لے لیتے تھے، اللہ کی قسم اٹھا کر میں عہد کرتا ہوں کہ میں فدک میں اسی طرح کروں گا جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے تو سیدہؓ،

فدک کے اس فیصلہ پر رضامند ہو گئیں اور حضرت صدیق اکبرؓ سے اس بات کا عہد لیا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ فدک کی پیداوار وصول کر کے اس سے اہل بیت کو کافی وافی خرچ دے دیتے تھے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بعد امیر معاویہؓ کی حکومت آنے تک تمام خلفاءؓ نے یہی عمل کیا۔"

اس روایت[1] سے صاف ظاہر ہے کہ جس طرح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل تھا، اسی طرح حضرت صدیق اکبرؓ نے کیا۔ اور بعینہٖ یہ عمل تمام خلفاء راشدین (حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی مرتضٰی، حضرت حسن مجتبٰی رضی اللہ عنہم) کا رہا۔ حتٰی کہ امیر معاویہؓ کی سلطنت آ گئی اور اس عرصہ میں کوئی تغیر و تبدل نہ ہوا۔ کیونکہ یہ اللہ تعالٰی اور رسول اللہ کا حکم تھا اور خلفاء راشدینؓ نے اس حکم کی پابندی کی۔ تو اب فاطمۃ الزہراؓ کی حضرت ابوبکر صدیقؓ پر ناراضگی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

کتبِ تاریخ و سیر کی ورق گردانی سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ سیدۃ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی شادی کے وقت بھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فراخدلی کا ثبوت دیا اور تمام صحابہ کرامؓ نے سامانِ شادی خریدنے کے وقت حضرت ابوبکرؓ کی موافقت کی (جلاء العیون ص ۵۵) اور مرض الموت میں بھی حضرت صدیق اکبرؓ کی اہلیہ محترمہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے تیمارداری کے فرائض سرانجام دیے اور وفات کے بعد غسل بھی حضرت ابوبکر صدیقؓ کی اہلیہ ہی نے دیا (جلاء العیونؓ) تو ان امور سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ناراض نہ تھیں بلکہ خوش تھیں۔

وفاتِ صدیقؓ پر حضرت علیؓ کی تقریر:

۲۲ جمادی الاخریٰ ۱۳ ہجری بروز دوشنبہ مغرب و عشاء کے درمیان حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انتقال فرمایا اور ان کی وصیت کے مطابق اسی رات

---

[1] اس کا تفصیلی تذکرہ توان شاء اللہ العزیز فضائلِ خلفاء اربعہؓ کے بعد "مسئلہ باغ فدک" کے عنوان سے ہدیۂ ناظرین ہو گا مگر مختصراً شیعہ و سنی کی معتبرہ کتب سے اجمالاً پیشِ خدمت ہے۔

نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے پہلو میں دفن کیے گئے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی وفات پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مفصل تقریر کی جس کا شروع حصہ یہ ہے کہ:

"رَحِمَكَ اللّٰهُ يَا اَبَا بَكْرٍ كُنْتَ اَوَّلَ الْقَوْمِ اِسْلَامًا وَّاَخْلَقَهُمْ اِيْمَانًا وَّاَشَدَّهُمْ يَقِيْنًا وَّاَعْظَمَهُمْ غِنًى وَّاَحْفَظَهُمْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَحْدَبَهُمْ عَلَى الْاِسْلَامِ وَاَحْمَاهُمْ عَنْ اَهْلِهٖ وَاَنْسَبَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ خُلُقًا وَّفَضْلًا وَّهَدْيًا وَّصَمْتًا فَجَزَاكَ اللّٰهُ عَنِ الْاِسْلَامِ وَعَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا۔ اِلٰى اٰخِرِهٖ!" (اشهر المشاهير الجزء الاول من مجلد الاول ص ۱۳۸)

"اے ابوبکرؓ، خدا آپ پر رحم فرمائے، خدا کی قسم آپ تمام امت میں سب سے پہلے ایمان لائے، سب سے زیادہ ایمان کو اپنا خلق بنایا، سب سے بڑھ کر (۳) آپؓ کے اہل کے دوستدار تھے، اور خلق و فضل اور سیرت وصحبت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؓ کو سب سے زیادہ نسبت حاصل تھی۔ خدا آپ کو اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جمیع مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر دے۔ آمین!"

خلاصہ:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کوئی پھولوں کی سیج نہ تھی، بلکہ کانٹوں کا بستر تھا۔ جس کو آرام دہ بنانے کے لیے تمام کانٹوں کو چننا ضروری تھا۔ خلافت کے مختصر اور قلیل عرصہ میں اندرونِ ملک کے فتنوں کو فرو کرنے کے علاوہ بلادِ غیر کو ممالکِ محروسہ اسلامی بنا کر آئندہ کے لیے فتوحات کے دروازوں کا افتتاح کیا اور جن مشکلات کا سامنا سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ہوا، اس کی تمثیل پیش کرنے سے تاریخ بالکل خاموش ہے۔ رضی اللہ عنہ ورضی عنہ ؎

اِذَا تَذَكَّرْتَ الشَّجْوَ مِنْ اَخِیْ ثِقَةٍ ... فَاذْكُرْ اَخَاكَ اَبَا بَكْرٍ بِمَا فَعَلَا

خَيْرَ الْبَرِيَّةِ اَتْقَاهَا وَاَعْدَلَهَا ... بَعْدَ النَّبِيِّ وَاَوْفَاهَا بِمَا حَمَلَا

(۳) کامل الیقین، سب سے زیادہ غنی، سب سے زیادہ نبی کی حفاظت کرنے والے، سب سے زیادہ اسلام کے خادم اور . . .

وَالثَّانِي التَّالِي الْمَحْمُودُ مَشْهَدُهُ — وَأَوَّلُ النَّاسِ مِمَّنْ صَدَّقَ الرُّسُلَا
وَكَانَ حِبَّ رَسُولِ اللهِ قَدْ عَلِمُوا — خَيْرُ الْبَرِيَّةِ لَمْ يَعْدِلْ بِهِ رَجُلَا

(از حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ)

مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو، تاریخ الخلفاء للسیوطی!

اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہوں کہ وہ ہمیں حق سمجھنے اور حق پر عمل کرنے کی توفیق ارزانی فرمائے اور حشر زمرہ صالحین سے کرے۔ آمین! ؎۱

؎۱ قارئین کرام اس ناچیز کو اپنے مخصوص وقتوں کی مخصوص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ، والسلام! (عزیز اللہ آبادی)

شعر و ادب — جناب فضل سوپڑی

زندگانی کا اعتبار نہیں

زندگانی کا اعتبار نہیں — اس پہ انساں کا اختیار نہیں
دل لگانے سے فائدہ کیا ہے — یہ جہاں جبکہ پائدار نہیں
جال حرص و ہوس نے پھیلائے — آرزوؤں کا کچھ شمار نہیں
کیا خبر کتنے سانس باقی ہیں، — ہم گناہوں پہ شرمسار نہیں
کوئی آتا ہے کوئی جاتا ہے — یاں کسی کو بھی کچھ قرار نہیں
موت کو یاد رکھ سدا غافل — سخت منزل ہے رہگذار نہیں
امتحاں ہر قدم پہ ہے تیرا، — تجھکو احساس مرے یار نہیں
آج موقعہ ہے فکرِ فردا کر — کل یہ کچھ تجھ کو اختیار نہیں

ہے خدایا ترا ہی فضل و کرم
اہلِ دنیا وفا شعار نہیں!